# بَرَكَتُنا

## الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَظِيمِ الْمِنَّةِ، وَاسِعِ الْفَضْلِ وَالنِّعْمَةِ، سُبْحَانَهُ جَعَلَ فِي الْكِبَارِ الْخَيْرَ وَالْبَرَكَةَ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هُدَاهُ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿**وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ**﴾.

**سامعینِ ذی وقار، اَصحابِ ایمان!** جب آپ کسی معاشرے کے باہمی ربط و اتحاد، وحدت و یگانگت، ترقی و بلندی اور اُس کی تہذیب و تمدّن کو جانچنا چاہیں، تو اُس کے نوجوانوں کو دیکھیں؛ کہ وہ اپنے معاشرے کے اصل ورثے کی حفاظت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کی اقتداء کرتے ہوئے، کیسے اپنے بڑوں کی قدر دانی کرتے ہیں؟ اور اُنہیں کیا مقام و مرتبہ دیتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑوں کا مقام ومرتبہ ملحُوظِ خاطر رکھتے، اور اُن سے نرمی و شفقت سے پیش آتے، چنانچہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضِی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی کو اُٹھائے خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوبرو اُنکو بٹھایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس خواہش کا اظہار فرمایا کہ کاش صدیقِ اکبر رضِی اللہ عنہ اپنے والدِ بزرگوار کو گھر ہی

میں رہنے دیتے، تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بذاتِ خود اُن کے پاس تشریف لے جاتے، اُن کی پیرانہ سالی کا لحاظ رکھتے ہوئے، اُن کو تکلیف سے بچانے کے لیے، اور اُن کے مقام و مرتبے کا اظہار کرتے ہوئے؛ تاکہ اُنکے دل میں، اُنکی عزت و وقار، قدر و احترام کا اِحساس اُجاگر کریں.

**تو میرے بھائیو!** ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑوں کے ساتھ یہی طرزِ عمل تھا، اور ایک ایسا اُسوہِ حسنہ جو مکمل رحمت اور سَراپائے عزت و توقیر تھا؛ تاکہ اپنے عمل سے ہمیں اِس بات کی تعلیم دیں کہ بزرگوں کی سَفید رِیشی ایسا فَخر و اِعزاز ہے جسکا بَرملا اِظہار کیا جائے، ایسی علامتِ شان ہے کہ جسکا پاس و لحاظ رکھا جائے، اور ایسا نور ہے جو اپنے حامل کو جنت تک لے جائے، نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، "جس مسلمان کا کوئی بال حالتِ اسلام میں سفید ہوا ہو، تو وہ اُس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گا". لہذا بڑوں کا احترام در حقیقت اُنکے رب کا احترام ہے، اور اُن کی تعظیم دراصل اُنکے خالقِ حقیقی اللہ رب العزت کی تعظیم ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: « إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ: إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ»، "مُعمَّر

اور سَن رسیدہ مسلمان کی عزت و تکریم دراصل اللہ کے اجلال و تکریم ہی کا ایک حصہ ہے".

اور کیسے نہ ہو؟ وہی تو معاشرے کا سُتون اور گھروں کی برکت ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «الْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ» "برکت تمھارے بڑوں کے ساتھ ہے".

جی ہاں! میرے بھائیو، وہ ہماری برکت ہیں جو ہم پر سائبان بَن کر رہتے ہیں، ہماری برکت اُن کی حِکمت و دانائی میں ہے، ہماری برکت اُن کے تجربے میں ہے، ہماری برکت اُن کی دعاؤں میں ہے، ہماری برکت اُن کی فیاضی و فراخدلی میں ہے، ہماری برکت اُن کے پیار میں ہے، ہماری برکت اُن کی محبت بھری نگاہوں میں ہے، وہ ہمارے لیے نمونہ ہیں جن کے کردار کی پاکیزگی ہمیں مضبوط کرتی ہے، اُسوہ طیبہ ہیں جن سے ہم عزم و ہمت کَشید کرتے ہیں، اور جیتی جاگتی مثال ہیں جن سے ہم اِیثار و قربانی کا درس لیتے ہیں، وہ اپنے اخلاص کے ذریعے ہمارے دلوں میں وفا اور وابستگی کے جذبات راسخ کرتے ہیں، اپنی دانائی اور بصیرت کے ذریعے ہمیں خیر و بھلائی، عطاو تعمیر کی راہیں دِکھاتے ہیں، وہ ہماری روایات و اَقدار کے محافظ ہیں، وہی ہمارے اَسلاف کے ورثے کے محافظ و اَمین ہیں، تو مبارک ہو اُس شخص کے لیے جو اُن کی

فضیلت کو پہچانتا ہے، اُن کا حق ادا کرتا ہے، اور اُن کے احسان کا بدلہ احسان سے دینے کا خواہشمند رہتا ہے، رب تعالیٰ کے اِس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾، "نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے".

**اللہ کے بندو!** بڑوں کی عزت و احترام بجالانا ہر فرد پر لازم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا»، "وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے". اور یہ تعظیم و احترام خاص طور پر بیٹوں کے ذمے زیادہ لازم ہے کہ وہ اپنے والدین، دادا دادی، نانا نانی کے ساتھ ادب و احترام کا معاملہ کریں، اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾، "اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف بھی نہ کہو اور نہ اُنہیں جِھڑکو اور اُن سے ادب سے بات کرو".

اور یقین جانیے کہ دل خوشی سے باغ باغ ہو جاتا ہے، اِنسان کا سینہ سکون و اطمینان سے لبریز ہو جاتا ہے، اور طبیعت میں اُس وقت سُرور و اِنبساط کی لِہَر دوڑ اُٹھتی ہے، جب آپ کسی فرمانبردار بیٹے کو دیکھتے ہیں، جو اپنے بزرگ والد کی عزت کرے، اُنہیں

خوب محبت و تعظیم سے نوازے؛ اُنکا ہاتھ پکڑ کر مسجد لے جائے، اُنکی کمزوری اور سُست رفتاری پر صبر کرے، نرمی سے گفتگو کرے، محافل و مجالس میں اُنہیں مقدَّم رکھے، اُنکی موجودگی میں کبھی موبائل یا کسی اور مشغلے میں منہمک ہو کر اُنہیں نظر انداز نہ کرے، جب وہ گفتگو کریں تو توجہ سے اُنکی بات سُنے، جب وہ محوِ کلام ہَوں تو درمیان میں نہ ٹوکے؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمان پر عمل کرتے ہوئے جو آپ علیہ السلام نے اُس شخص سے فرمایا جو باوجود اپنی قوم میں سب سے چھوٹا ہونے کے گفتگو کرنا چاہتا تھا: «كَبِّرْ كَبِّرْ»، "بڑے کو ترجیح دو، بڑے کو بات کرنے دو".

**اسی طرح فرمانبردار فرزند**، اپنے والد سے مشاورت کی محتاجگی ظاہر کرتا ہے، اُن کے تجربے پر انحصار کرتا ہے، اور اُن کی موجودگی پر خوشی و مسرت کا اظہار کرتا ہے، اُن کی دیکھ بھال کرتا ہے، اُن کی صحت کا خیال رکھتا ہے، اُن کا معیارِ زندگی بہتر بنانے میں کوشاں رہتا ہے، اُن کے آرام کا لحاظ و خیال کرتا ہے، ہر روز اُن کی خیریت دریافت کرتا ہے، اُن کی سلامتی پر اطمینان محسوس کرتا ہے، اُنکے سامنے چہرے پر تبسُّم سَجائے رَکھتا ہے، اور کبھی کوئی ہدیہِ محبت پیش کرکے اُن کے دل میں مَسرّت و شادمانی پیدا کرتا ہے، خواہ وہ ایک علامتی تحفہ ہی کیوں نہ ہو جو اُنہیں اَپنی اہمیت کا اِحساس دِلائے، اور

کبھی ایسے پیار بھرے جُملے سے اُنہیں خوش کرتا ہے جواُن کے دل میں اُلفت جگائے، یا کبھی ایک ملاقات سے اُنہیں فرحاں و شاداں کرنے کی کوشش کرتا ہے، جواُن کی تنہائی کو دُور کرے، اور کبھی ایک مختصر فون کال سے اُن میں خوشی جَگائے رکھتا ہے جس میں محبت وقدر کا پیغام ہو.

**اور میرے بھائیو!** اِسکے برعکس، انسان بڑاہی غمگین ہوتا ہے، اور اس کا دل درد سے بھر جاتا ہے، جب وہ کسی بیٹے کے بارے میں سنتا ہے جو اپنے ماں باپ، یا دادادادی پر اپنی آواز بلند کرتا ہے، یااُن کی بات سے منہ موڑتا ہے، اُن کے کلمات کا مذاق اڑاتا ہے، اُن کی خدمت سے نفرت کرتا ہے، یااُن کے ساتھ بیٹھنے کو بوجھ سمجھتا ہے، گویاکہ وہ بھول چکاہے کہ یہ سب اُن کی نافرمانی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نافرمان کے بارے میں سخت وعید سنائی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ». "والدین کی نافرمانی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا". لہذا خبردار! بڑوں کے معاملے میں اللہ سے ڈریں، اور بڑوں کے ساتھ بھلائی واِحسان سے پیش آئیں، شاید کہ اِسکے بدلے اللہ رب العزت آپکے بڑھاپے میں آپکے ساتھ احسان کرے،

کیونکہ نیکی ایک قرض ہے، جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

## الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَقَّ حَمْدِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنِ اتَّبَعَ هَدْيَهُ مِنْ بَعْدِهِ.**أَمَّا بَعْدُ:**

**مُعزّز حضراتِ والدین!** بزرگوں کی مجلس میں بیٹھنے کے بہت سے فوائد و منافع ہیں، لہذا اس کا اہتمام کیجیے، اور اپنے بچوں کو بھی ایسی مجالس میں ضرور ساتھ لے جائیے، اور اُنہیں سکھائیے کہ وہ بزرگوں کے ساتھ کیسے ادب و احترام سے پیش آئیں، کبھی اُنہیں محض سلام کرنے کی غرض سے بڑوں کی خدمت میں لے جائیں، اُنہیں ترغیب دیجیے کہ وہ بڑوں کے ساتھ عزت و وقار سے پیش آئیں، اور اُن کی قدر و منزلت کو جانیں. کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے کو حکم دیا ہے کہ وہ بڑے کو سلام کرے، آپکا ارشاد ہے: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ»، "چھوٹا، بڑے کو سلام کرے".

اسی طرح اُنہیں بزرگوں سے گفتگو کے آداب بھی سکھائیے، ابن عمر رَضِی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر تھا، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ». درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ اس کی مثال مسلمان کی طرح ہے، ابن عمر رَضِی اللہ عنہما فرماتے

ہیں کہ یہ سن کر میں نے ارادہ کیا کہ عرض کروں کہ وہ درخت کھجور کا ہے، مگر چونکہ میں سب میں چھوٹا تھا اس لیے خاموش رہا.

**اسی طرح میرے بھائیو!** اپنے بچوں کو ترغیب دیجیے کہ وہ بزرگوں کے پاس بیٹھیں، اُن کی نصیحتیں اور وصیتوں کو غور سے سنیں، اُن کے تجربات و مُشاہدات سے سیکھیں، اُن کے اَقدار و اَخلاق، سنجیدگی و مَتانت کو اَپنائیں، اُن کی حکمت و بصیرت سے فیض پائیں، اُن کی صائب آراء کی روشنی میں عمل کریں.

اور انہیں یہ بھی ترغیب دیں کہ وہ بزرگوں سے اپنے لیے دعاء کی درخواست کریں، اور جو بزرگ اِس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، اُن کے اچھے اوصاف اور کارنامے اُنہیں یاد دلائیں، اور انہیں اپنی دعاؤں میں شامل کرنے کی وصیت کریں، کیونکہ آباء و اَجداد کے لیے دعا کرنا، نیکی اور وفاداری کے سب سے عظیم مظاہر میں سے ہے

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

**اللَّهُمَّ** اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ مَنْ وَقَفَ لَكَ وَقْفًا ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، وَطَمَعًا فِي جَنَّاتِكَ، وَتَقَبَّلْ صَدَقَتَهُ، وَأَخْلِفْ عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ، وَاحْفَظْهُ فِي نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ، وَذُرِّيَّتِهِ وَمَالِهِ، وَبَارِكْ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَكَسْبِهِ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَأَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ مُحَمَّد بن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.